جانوروں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا کریمانہ برتاؤ

مولانا رفیع الدین حنیف قاسمی (انڈیا)

حضور اکرم ﷺ کی شانِ رحیمی وکریمی نہ صرف یہ کہ انسانوں کے ساتھ مخصوص تھی، بلکہ آپ ﷺ کی شانِ رحمت کی وسعت نے جانوروں کے حقوق کے لیے بھی جدوجہد کی اور ان کو اپنے رحم وکرم کے سایہ سے حصہ وافر عطا کیا، جانوروں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے برتاؤ اور ان کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید، ان کے ساتھ بہترین سلوک کی دعوت کی روشنی میں اپنے جانوروں کے ساتھ برتاؤ کا بھی جائزہ لیں کہ کیا ہمارا جانوروں کے ساتھ وہی برتاؤ ہے جس کی تاکید نبی کریم ﷺ نے کی ہے؟ یا ہم جانوروں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لے کر عذاب اور وعیدوں کے مستحق بن رہے ہیں؟ اللہ کا بڑا فضل ہے کہ اللہ عزوجل نے چھوٹے سے لے کر بڑے جانور تک کو ہمارے تابع اور زیردست کر دیا ہے، ایک چھوٹا سا بچہ ایک بڑے اونٹ کی مہار تھامے لیے جاتا ہے، یہ بس اللہ عزوجل کی کرم فرمائی اور انسانیت کے ساتھ اس کا فضل ہے کہ ایک بڑے جانور کو ایک چھوٹا بچہ بھی اپنے تابع کیے دیتا ہے، ورنہ یہ ضعیف اور ناتواں انسان کی کیا حیثیت کہ وہ اس قدر بڑے اور قوی ہیکل، تندومند، اس سے کئی کئی گنا بھاری بھرکم جسم وجثہ کے مالک جانوروں کو رام کر سکے؟

جانوروں میں خیر وخوبی

جانوروں کی اہمیت اور ان خوبیوں اور خصوصیات کو بتلانے کے لیے یہ بتلا دینا کافی ہے کہ قرآن کریم نے متعدد جانوروں اور حیوانات کا تذکرہ کیا ہے، اتنا ہی نہیں، بلکہ کئی ایک سورتیں جانوروں کے نام سے موسوم ہیں، جیسے: سورۃ البقرۃ (گائے)، الأنعام (چوپائے)، النحل (شہد کی مکھی)، النمل (چیونٹی)، العنکبوت (مکڑی)، الفیل (ہاتھی)۔

اور ایک جگہ اللہ عزوجل نے جانوروں کے فوائد وخصائص اور ان کے منافع کو یوں بیان کیا:

”اور اس نے چوپائے پیدا کیے، جن میں تمہارے لیے گرم لباس ہیں اور بھی بہت سے منافع ہیں اور بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں، ان میں تمہاری رونق بھی ہے جب چرا کر لاؤ تب بھی

اور جب چرانے لے جاؤ تب بھی، اور وہ تمہارے بوجھ ان شہروں تک اٹھالے جاتے ہیں جہاں تم آدھی جان کیے نہیں پہنچ سکتے تھے، یقیناً تمہارا رب بڑا شفیق اور نہایت مہربان ہے۔'' (النحل:۵-۸)

حضور اکرم ﷺ نے بعض جانوروں کے صفاتِ حمیدہ اور اُن کے معنوی اور اخلاقی خوبیوں کے حامل ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ احسان اور سلوک کا حکم کیا ہے، گھوڑے کے تعلق سے فرمایا: ''گھوڑے کے ساتھ روز قیامت تک خیر وابستہ ہے۔'' (مسلم، باب الخیل فی نواصیہا: حدیث: ۴۹۵۵) اور ایک روایت میں فرمایا: ''اونٹ اپنے مالک کے لیے عزت کا باعث ہوتا ہے اور بکری میں خیر و برکت ہے۔'' (ابن ماجہ، باب اتخاذ الماشیہ، حدیث: ۲۳۰۵) اور ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرغ کو گالی نہ دو چونکہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔'' (ابوداؤد، باب ماجاء فی الدیک، حدیث: ۵۱۹۱)

جانوروں کے ساتھ احسان وسلوک اجر وثواب کا باعث

آپ ﷺ نے جانوروں کے ساتھ احسان کا حکم دیا اور اس کو اجر وثواب کا باعث بتلایا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''بدکار عورت کی بخشش صرف اس وجہ سے کی گئی کہ ایک مرتبہ اس کا گزر ایک ایسے کنویں پر ہوا جس کے قریب ایک کتا کھڑا پیاس کی شدت سے ہانپ رہا تھا اور قریب تھا کہ وہ پیاس کی شدت سے ہلاک ہوجائے، کنویں سے پانی نکالنے کو کچھ تھا نہیں، اس عورت نے اپنا چرمی موزہ نکال کر اپنی اوڑھنی سے باندھا اور پانی نکال کر اس کتے کو پلایا، اس عورت کا یہ فعل بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوا اور اس کی بخشش کردی گئی۔'' (مسلم، باب فضل ساقی البہائم، حدیث: ۵۹۹۷)

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول! میں اپنے حوض میں پانی بھرتا ہوں اپنے اونٹوں کو پانی پلانے کے لیے، کسی دوسرے کا اونٹ آکر اس میں سے پانی پیتا ہے تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر تر جگر رکھنے والے میں اجر وثواب ہے۔''

(مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، حدیث: ۲۰۷۵)

جانوروں کے ساتھ بدسلوکی پر آنحضرت ﷺ کی ذکر کردہ وعیدیں

نبی کریم ﷺ نے جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید اور بدسلوکی کو عذاب وعقاب اور سزا کی وجہ گردانا اور انتہائی درجہ کی معصیت اور گناہ قرار دیا اور انسانی ضمیر جھنجوڑنے والے سخت الفاظ استعمال فرمائے، چنانچہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک عورت کو اس لیے عذاب دیا گیا کہ وہ بلی کو باندھ کر رکھتی تھی، نہ کھلاتی نہ پلاتی اور نہ اس کو چھوڑ دیتی کہ چر چگ کر کھائے۔'' (مسلم، باب تحریم قتل الہرۃ، حدیث: ۵۹۸۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا، جس کے منہ پر داغا گیا تھا، آپ ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا: اس شخص پر لعنت ہو جس نے اس کو داغا

ہے۔'' (مسلم: باب النہی عن ضرب الحیوان فی وجہہ، حدیث:۵۶۷۴) اور ایک روایت میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور داغنے سے منع فرمایا ہے۔'' (مسلم: باب النہی عن ضرب الحیوان فی وجہہ، حدیث:۵۶۷۴) اور ایک روایت میں ہے کہ ''غیلان بن جنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس اونٹ پر آیا جس کی ناک کو میں نے داغ دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جنادہ! کیا تمہیں داغنے کے لیے صرف چہرے کا عضو ہی ملا تھا، تم سے تو قصاص ہی لیا جائے۔'' (مجمع الزوائد، باب ما جاء فی وسم الدواب، حدیث:۱۳۲۴۳)

جانوروں کو لڑانے، چھیڑ خوانی کرنے پر آنحضرت ﷺ کی ممانعت

آپ ﷺ نے نہ صرف یہ کہ گھریلو جانورں کے ساتھ بدسلوکی اور بے جا مار پیٹ کی ممانعت کی، بلکہ غیر پالتو جانوروں کو بھی بے جا پریشان کرنے اور ان سے چھیڑ خوانی کو منع فرمایا:

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔'' (ترمذی: باب کراہیۃ التحریش بین البہائم: حدیث: ۱۷۰۹) حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''ایک مرتبہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے، جب ایک موقع پر آنحضرت ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا کو دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے، ہم نے ان دونوں بچوں کو پکڑ لیا، اس کے بعد چڑیا آئی اور اپنے بچوں کی گرفتاری پر احتجاج کرنے لگی، جب نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے حمرہ کو اس طرح بیتاب دیکھا تو فرمایا کہ کس نے اس کے بچوں کو پکڑ کر اس کو مضطرب کر رکھا ہے؟ اس کے بچے اس کو واپس کر دو۔'' (ابوداؤد: باب فی کراہیۃ قتل الذر، حدیث ۵۲۶۸)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ''ان کا گزر قریش کے چند نوجوانوں کے پاس سے ہوا جو کسی پرندہ یا مرغی کو نشانہ بنا رہے تھے، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو دیکھا تو وہ وہاں سے منتشر ہو گئے، اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز کو باندھ کر اس پر نشانہ لگائے۔'' (مسلم: باب النہی عن صبر البہائم، حدیث:۱۹۵۷)

حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے چوپایوں کے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔'' (مجمع الزوائد: باب النہی عن الضرب علی الوجہ والنہی عن سبہ)

مذبوح جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید

آپ ﷺ نے ذبح کیے جانے والے جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تاکید فرمائی: ''جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، اپنی چھری کو تیز کر لو اور جانور کو آرام دو'' (ترمذی: باب النہی عن المثلۃ، حدیث:۱۴۰۹) امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''جانور کے ساتھ احسان اور بھلائی یہ ہے کہ اس کو مذبح تک کھینچ کر نہ لے جایا جائے۔'' (مجلۃ الجامعۃ الاسلامیۃ، حقوق الحیوان، ج:۱۱، ص:۴۶۱)

www.banuri.edu.pk

فقہاء نے ذابح کو ذبیحہ کے سامنے چھری تیز کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس کو بری طرح سے لٹانے سے منع کیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بکری کو لٹایا اور اپنی چھری کو تیز کرنے لگا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کو دو موت مارنا چاہتے ہو؟ کیوں تم نے اپنی چھری کو اس کے لٹانے سے پہلے تیز نہیں کرلیا؟ (مستدرک حاکم، کتاب الذبائح، حدیث: ۷۵۷۰)

ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! جب میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم بکری پر رحم کرتے ہو تو خدا تم پر رحم کرے گا۔

(مجمع الزوائد، باب النہی عن صبر الدواب والتمثیل بہا، حدیث: ۶۰۲۹)

حضرت حین بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ: ایک قصاب نے بکری کو ذبح کرنے کے لیے اس کے کوٹھے کا دروازہ کھولا تو وہ بھاگ پڑی، اس نے اس کا پیچھا کیا اور اس کو اس کے پیر سے کھینچ کر لانے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے قصاب! اس کو نرمی سے کھینچ لاؤ۔''

(مصنف عبد الرزاق، باب سنۃ الذبح، حدیث: ۸۶۰۹)

موذی جانوروں کو مارنے میں آنحضرت ﷺ نے اِحسان کا حکم کیا

آپ ﷺ نے موذی اور تکلیف دہ جانوروں کو مارنے کا حکم ضرور دیا ہے، مثلاً: سانپ، بچھو، وغیرہ، لیکن ان کے مارنے میں بھی احسان اور بھلائی کا حکم آپ ﷺ نے کیا ہے: اللہ نے ہر چیز میں احسان کرنا فرض کیا ہے، اس لیے جب تم لوگ کسی جانور کو مارو تو اچھے طریقے سے مارو اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔'' (مسلم، باب الأمر باحسان الذبح، حدیث: ۱۹۵۵)

آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کس نے جلایا؟ ہم نے کہا: ہم نے جلایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کے لیے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ آگ سے تکلیف پہنچائے سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے۔ (ابوداود، باب فی کراہیۃ حرق العدو بالنار)

رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم فرمایا ہے، لیکن اس کے مارنے میں بھی نرمی اور احسان کا حکم کیا ہے، اس کو ایک ہی وار میں مارے، اس کو متعدد مار میں مارنے پر کم اجر حاصل ہونے کی بات ارشاد فرمائی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں مار ڈالا تو اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔ (مسلم: باب استحباب قتل الوزغ، حدیث: ۲۲۳۹۰)

اور جس نے اُسے دوسری ضرب سے مارا، اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں، مگر پہلی دفعہ مارنے والے سے کم اور اگر اس نے تیسری ضرب سے مارا تو اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں، لیکن دوسری ضرب سے مارنے والے سے کم۔

مسلم کی روایت میں ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو

شخص گرگٹ کو ایک ہی وار میں مار ڈالے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، دوسرے وار میں اس سے کم اور تیسرے وار میں اس سے بھی کم نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (مسلم، باب استحباب قتل الوزغ، حدیث: ۲۲۴۰)

جانوروں کی سواری کرنے میں بھی حسن سلوک کا خیال رہے

جانور سواری کے لیے ضرور ہیں، یہ حمل ونقل کا ذریعہ بھی ہیں، اسی کو اللہ عز وجل نے فرمایا: ''لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً'' طویل سفر میں اس کے لیے آرام لینے اور چرنے چگنے کا موقع فراہم کرنے کو کہا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم سبزہ والی زمین میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حصہ دو۔'' (مسلم: باب مراعاۃ مصلحۃ الدروس، حدیث: ۱۹۲۶) یعنی اثنائے راہ اگر ہریالی نظر آئے تو ان کو کچھ چرنے اور آرام لینے کا موقع دو، بھوکا، پیاسا مسلسل چلا کر ان کو نہ تھکاؤ۔

ایک جانور پر تین آدمیوں کو سوار ہونے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(مسلم: باب فضائل عبداللہ بن جعفرؓ، حدیث: ۲۴۲۸)

ابن ابی شیبہؒ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے تین لوگوں کو خچر پر سوار دیکھا تو فرمایا: ''تم میں سے ایک شخص اتر جائے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تیسرے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ، من کرہ رکوب ثلاثۃ علی الدابۃ، حدیث: ۲۶۳۸۰)

یہ اُس صورت میں ہے، جب کہ وہ جانور تین آدمیوں کے بوجھ کو اٹھانے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، اگر استطاعت رکھتا ہو تو جائز ہے۔ (فتح الباری، ج:۱۲، ص: ۵۲۰)

رسول اللہ ﷺ نے جانور پر اس طرح کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے کہ جس سے اس کو تکلیف ہو۔ سنن ابی داؤد میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ: ''آپ ﷺ نے فرمایا: جانوروں کی پشت کو منبر نہ بناؤ۔'' (ابوداؤد، باب فی الوقوف علی الدابۃ، حدیث: ۲۵۶۷)

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو محض اس لیے تمہارے تابع کیا ہے کہ وہ تمہیں ان شہروں اور علاقوں میں پہنچا دیں جہاں تم (پیدل چلنے کے ذریعہ) جانی مشقت ومحنت کے ساتھ ہی پہنچ سکتے تھے، یعنی جانوروں سے مقصود ان پر سواری کرنا اور ان کے ذریعہ اپنے مقصد کو حاصل کرنا ہے، لہٰذا ان کو ایذا پہنچانا روا نہیں ہے۔ جس جانور کی خلقت سواری کے لیے نہیں ہوئی جیسے گائے وغیرہ تو ان کی سواری کرنا جائز نہیں۔

جانوروں پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ لادیں

جانور پر اس کی طاقت اور قوت سے زیادہ بوجھ لادنا جائز نہیں، اس کو نبی کریم ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس بات کا علم تھا کہ جو شخص جانور پر اس کی طاقت اور قوت سے زیادہ بوجھ لادے گا تو اس کو روزِ قیامت حساب کتاب دینا ہوگا، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''انہوں نے اپنے اونٹ سے کہا: اے اونٹ تم اپنے رب کے یہاں میرے سلسلہ میں مخاصمہ نہ کرنا، میں نے تم پر

www.banuri.edu.pk

تمہاری طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں لادا۔‘‘ (احیاء علوم الدین، الباب الثالث فی الآداب، ج:۱، ص:۲۶۴)

’’ایک دن نبی ﷺ کسی انصاری کے باغ میں داخل ہوئے، اچانک ایک اونٹ آیا اور آپ ﷺ کے قدموں میں لوٹنے لگا، اس وقت اس کی آنکھوں میں آنسو تھے، نبی کریم ﷺ نے اس کی کمر پر اور سر کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ پرسکون ہوگیا، پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ تو وہ دوڑتا ہوا آیا، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ’’اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری ملکیت میں کر دیا ہے، اللہ سے ڈرتے نہیں؟ یہ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے محنت و مشقت کا کام زیادہ لیتے ہو۔‘‘ (ابوداؤد، باب مایؤمر بہ من القیام، حدیث:۲۵۴۹)

حضرت سہل ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ’’رسول کریم ﷺ ایک اونٹ کے قریب سے گزرے تو دیکھا کہ بھوک و پیاس کی شدت اور سواری و بار برداری کی زیادتی سے اس کی پیٹھ پیٹ سے لگ گئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان بے زبان چوپایوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ان پر ایسی حالت میں سواری کرو جب کہ وہ قوی اور سواری کے قابل ہوں اور ان کو اس اچھی حالت میں چھوڑ دو کہ وہ تھکے نہ ہوں۔‘‘ (ابوداؤد، باب مایؤمر بہ من القیام، حدیث:۲۵۴۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی بیل پر بوجھ ڈالے ہوئے اُسے ہانک رہا تھا کہ اس بیل نے اس آدمی کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہوں، بلکہ مجھے تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے حیرانگی اور گھبراہٹ میں سبحان اللہ کہا اور کہا: کیا بیل بھی بولتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو اس بات پر یقین کرتا ہوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یقین کرتے ہیں۔‘‘ (مسلم، باب فضائل أبی بکرؓ، حدیث:۲۳۸۸)

اس حدیث سے بھی پتہ چلا کہ جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ اور مقصدِ خلقت کے علاوہ دوسرے کاموں کے لیے اس کا استعمال نہ کیا جائے۔

خلاصۂ کلام

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان آیات واحادیث کی روشنی میں جانوروں کے اہمیت وخصوصیت اور ان کے منافع کا پتہ چلتا ہے اور جانوروں کے تعلق سے آپ ﷺ کے اسوہ اور نمونہ کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے قدم بقدم جانوروں کے ساتھ رحم وکرم کا حکم دیا ہے، نہ صرف گھریلو اور پالتو جانوروں، بلکہ غیر پالتو جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تاکید کی ہے، نقصان دہ اور ضرر رساں جانوروں کو بھی کم مار میں مارنے کا حکم دیا ہے اور مذبوحہ جانوروں کے ساتھ بھی بے رحمانہ سلوک سے منع کیا ہے اور جانوروں پر بوجھ کے لادنے اور سواری میں بھی ان کے چارہ پانی کی تاکید کی ہے اور زیادہ بوجھ لادنے اور زیادہ افراد کے سوار ہونے سے منع کیا ہے۔ **(بشکریہ ماہنامہ دارالعلوم، دیوبند)**